فقہِ حنفی کی عالِم بنانے والی کتاب

تخریج شدہ

بہارِ شریعت

جلد اوّل (1)
حصہ 1 تا 3
(الف)



صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

نام کتاب	:	بہارِ شریعت (مکمل چھ جلدیں)
مصنف	:	صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل و تخریج	:	**مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
طباعتِ اوّل	:	۲۵ جمادی الاخری ۱۴۲۹ھ، مطابق 30 جون 2008ء
طباعتِ پنجم	:	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ، مطابق مئی 2012ء تعداد 10000
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311
- **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور — فون: 058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195
- **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون: 055-4225653
- **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

(۲) رافضی: اِن کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو "تحفۂ اِثنا عشریہ"[1] دیکھے، چند مختصر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے، یہاں تک کہ اُن پر سبّ و شتم[2] ان کا عام شیوہ ہے[3]،

---

1 ...... اس کتاب کے مصنف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں، اور یہ کتاب اپنے موضوع میں لاجواب و بے نظیر ہے۔

2 ...... لعن طعن۔

3 ...... شیعوں کا عالم ملا باقر مجلسی اپنی کتاب "حق الیقین" میں لکھتا ہے: (واز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقولست کہ جہنم را ہفت در است ازیک در فرعون وہامان وقارون کہ کنایہ از ابوبکر وعمر وعثمان است داخل مے شوند، وازیک در دیگر بنوامیہ داخل شوند کہ مخصوص ایشا نست)۔

یعنی: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازے سے داخل ہونے والے فرعون ہامان اور قارون ہیں یہ ابوبکر عمر اور عثمان سے کنایہ ہے، اور دوسرے دروازے سے بنو امیہ داخل ہوں گے جو ان کے ساتھ مخصوص ہے۔

ایک جگہ لکھا: (واعتقاد ما در برائت آنستکہ بیزاری جویند از بت ہائے چہار گانہ یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعاویہ، وزنان چہار گانہ یعنی عائشہ وحفصہ وہند وام الحکم، واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکہ ایشان...... بدترین خلق خدا یند وآنکہ تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وآئمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشان)۔

یعنی: برأت میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ان چار بتوں سے بیزاری طلب کرتے ہیں یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ سے، اور چار عورتوں سے یعنی عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم سے، اور ان کے معتقدوں اور پیروکاروں سے، اور یہ لوگ اللہ کی مخلوق میں سب سے بدتر ہیں اور اللہ، رسول اور آئمہ سے کیا ہوا عہد اس وقت تک پورا نہیں ہوگا جب تک کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار نہ کیا جائے۔

ایک جگہ لکھا: (در تقریب المعارف روایت کردہ کہ آزاد کردۂ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پرسید کہ مرا بر تو حق خدمتی ہست، مرا خبر دہ از حال ابوبکر وعمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند دہر کہ ایشا نرا دوست دارد کافر است)۔

یعنی: تقریب المعارف میں روایت ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کے آزاد کردہ شخص نے حضرت سے پوچھا: آپ کی خدمت کرنے کی وجہ سے میرا آپ پر حق ہے، مجھے ابوبکر اور عمر کے حال کے متعلق بتائیے، آپ نے فرمایا: وہ دونوں کافر ہیں اور جو ان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

ایک جگہ لکھا: (در علل الشرائع روایت کردہ است از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کہ چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ رازندہ کند تا بر او حد بزند وانتقام فاطمہ را از او بکشد)۔ =

بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے۔[1] حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ''خلافتِ راشدہ'' کو

= یعنی: علل الشرائع میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ حضرت عائشہ کو زندہ کرکے ان پر حد جاری کریں گے اور ان سے فاطمہ کا انتقام لیں گے۔

"حق اليقين" لملّا باقر مجلسي، ص ٥٠٠ ـ ٥١٩ ـ ٥٢٢ ـ ٣٤٧، مطبوعه كتاب فروشي اسلاميه تهران ايران، ١٣٥٧هـ.

"حيات القلوب"، لملّا باقر مجلسي، ج٢، ص ٦١٠ ـ ٦١١. مطبوعه كتاب فروشي اسلاميه تهران.

ایک جگہ لکھا: (امام مہدی ہر دو (ابوبکر وعمر) کو قبر سے باہر نکالیں گے وہ اپنی اسی صورت پر تر و تازہ بدن کے ساتھ باہر نکالے جائیں گے پھر فرمائیں گے کہ ان کا کفن اتارو، ان کا کفن حلق سے اتارا جائے گا، ان کو اللہ کی قدرت سے زندہ کریں گے اور تمام مخلوق کو جمع ہونے کا حکم دیں گے پھر ابتداء عالم سے لے کر اخیر عالم تک جتنے ظلم اور کفر ہوئے ہیں ان سب کا گناہ ابوبکر و عمر پر لازم کردیں گے، اور وہ اس کا اعتراف کریں گے کہ اگر وہ پہلے دن خلیفہ برحق کا حق غصب نہ کرتے تو یہ گناہ نہ ہوتے، پھر ان کو درخت پر چڑھانے کا حکم دیں گے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے باہر آئے اور ان کو درخت کے ساتھ جلا دے، اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو اڑا کر دریاؤں میں گرا دے۔

"حق اليقين" لملّا باقر مجلسي، ص ٣٦١ ـ ٣٦٢، مطبوعه كتاب فروشي اسلاميه تهران ايران، ١٣٥٧هـ.

[1] ...... (عن أبي جعفر قال: كان الناس أهل الردة بعد النبي إلاّ ثلثة، فقلت: ومن الثلاثة؟ فقال: المقداد بن الأسود، أبو ذر الغفاري، سلمان الفارسي).

یعنی: ابو جعفر علیہ السلام بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تین شخصوں کے سوا سب مرتد ہوگئے تھے، میں نے پوچھا: وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی۔

"رجال الكشي"، ص١٢، مطبوعه مؤسسة الأعلمي للمطبوعات كربلا إيران، (٢) "تهذيب المتين في تأريخ أمير المؤمنين"، ذكر مصيبت عظمى والكبرى (٣) "احتجاج طبرسي"، جلد أول، ص١١٣، مطبوعه نجف أشرف طبع جديد.

وفي "الروضة من الكافي" ("فروع كافي"): عن عبد الرحيم القصير قال: (قلت لأبي جعفر عليه السلام: إنّ الناس يفزعون إذا قلنا: إنّ الناس ارتدوا، فقال: يا عبد الرحيم إنّ الناس عادوا بعد ما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل الجاهلية).

یعنی: عبد الرحیم قصیر بیان کرتے ہیں: کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا: جب ہم لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ سب لوگ مرتد ہوگئے تھے تو لوگ گھبرا جاتے ہیں، انہوں نے کہا: اے عبد الرحیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب لوگ دوبارہ جاہلیت کی طرف پلٹ گئے تھے۔

"الروضة من الكافي" ("فروع كافي")، لشيخ أبو جعفر محمد بن يعقوب كليني متوفى ٣٢٨ هـ، ج٨، ص٢٩٦، مطبوعه دار الكتب الإسلامية تهران، طبع رابع.

وفي "حياة القلوب": (عياشى بسند معتبر از حضرت امام محمد باقر روايت كرده است كه چون حضرت رسول صلى الله عليه وسلم از دنيا رحلت نمود مردم همه مرتد شوند بغير چهار نفر: علي ابن ابي طالب ومقداد وسلمان وابوذر). =

خلافتِ غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اُن حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور اُن کے مَدائح وفضائل بیان کیے، اُس کو تقیّہ وبُزدلی پر محمول کرتا ہے۔ [(1)] کیا معاذ اللہ! منافقین وکافرین کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور عمر بھر اُن کی مدح وستائش سے رطب اللسان رہنا شیرِ خدا کی شان ہوسکتی ہے...؟! سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآنِ مجید اُن کو ایسے جلیل ومقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے، وہ تو وہ، اُن کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے: کہ اللہ اُن سے راضی، وہ اللہ سے راضی۔ [(2)] کیا کافروں، منافقوں کے لیے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہوسکتے ہیں...؟! پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو اپنی

= یعنی: عیاشی نے سندِ معتبر کے ساتھ حضرت امام محمد باقر سے روایت کیا ہے: کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو چار کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے، علی بن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر۔

"حیاۃ القلوب"، باب پنجاہ و ھشتم درفضائل بعض از اکابرصحابہ، ج۲، ص۱۰۸۳، مطبوعہ نامی نولکشور. وج۲، ص۶۲۷، مطبوعہ کتاب فروشے اسلامیہ تہران.

1 ...... انظر التفصیل: "نفس الرحمان في فضائل سلمان"، باب ۱۱.

"أنوار نعمانیة"، طبع قدیم، ص۳۴، طبع جدید جلد اول، ص۱۰۴.

"احتجاج طبرسی"، طبع قدیم، ص۵۳-۵۶، طبع جدید ص۱۰۷-۱۱۵.

"جلاء العیون"، طبع جدید، ج۱، ص۲۱۶، مطبوعہ تہران.

"حق الیقین"، باب پنجم، ص۱۱۵، مطبوعہ تہران.

"تھذیب المتین في تأریخ أمیر المؤمنین"، ج۱، ص۲۷۶، مطبوعہ یوسفی.

"حملہ حیدری"، ص۲۸۲، مطبوعہ تہران، "مجالس المؤمنین"، ج۱، ص۲۲۴، مطبوعہ تہران.

2 ...... ﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾. پ۱۱، التوبة: ۱۰۰.

في "تفسیر البیضاوي"، ج۳، ص۱۶۸، تحت الآیة: (﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ ﴾ هم الذین صلوا إلی القبلتین أو الذین شهدوا بدراً أو الذین أسلموا قبل الهجرة ﴿وَالْاَنْصَارِ﴾ أهل بیعة العقبة الأولی وکانوا سبعة وأهل بیعة العقبة الثانیة وکانوا سبعین والذین آمنوا حین قدم علیهم أبو زرارة صعب بن عمیر ﴿وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ اللاحقون بالسابقین من القبیلتین، أو من اتبعوهم بالإیمان والطاعة إلی یوم القیامة ﴿ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ﴾ بقبول طاعتهم وارتضاء أعمالهم ﴿ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ بما نالوا من نعمه الدینیة والدنیویة ﴿وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ ملتقطاً.

اِس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''اللہ عزوجل پر اَصلح واجب ہے [1] یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو، اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرے، اُسے کرنا پڑے گا۔''

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''ائمۂ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، انبیا علیہم السلام سے اَفضل ہیں۔'' [2] اور یہ بالاجماع کفر ہے، کہ غیرِ نبی کو نبی سے افضل کہتا ہے۔ [3]

= یعنی: عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیٹی تھیں، عائشہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی والدہ ام رومان بنت عامر بن عمیر تھیں۔ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی رحلت کے بعد مکہ مکرمہ میں حضرت سودہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نکاح سے پہلے ماہ شوال میں ان سے نکاح فرمایا اور زفاف سودہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے نکاح کے بعد ماہ شوال میں ہجرت کے پہلے سال مدینہ منورہ میں فرمایا اس وقت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی عمر دس سال تھی اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر ۵۳ سال تھی،......حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیٹی تھیں۔ حضرت حفصہ، حضرت عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہم کی والدہ زینب بنت مظعون تھیں جو کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ تھیں پیغمبر (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہجرت کے تیسرے سال مدینہ طیبہ میں ان سے نکاح فرمایا رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قبل حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خنیس بن عبداللہ بن سہمی کی بیوی تھیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ طیبہ میں ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔

1 ...... ''تحفه اثنا عشرية'' (مترجم)، باب ٥ : مسائل إلهيات، عقيده نمبر ١٩، ص ٢٩٣-٢٩٧.

2 ...... ''تحفه اثنا عشرية'' (مترجم)، باب ٦ : عقيده نمبر ٢، ص ٣١٢-٣١٣.

3 ...... في ''الشفاء'' فصل في بيان ماهو من المقالات كفر، الجزء الثاني، ص ٢٩٠: (وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة في قولهم: إنّ الأئمة أفضل من الأنبياء).

وفي ''منح الروض الأزهر''، الولي لا يبلغ درجة النبي، ص ١٢١: (فما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الولي أفضل من النبي كفر وضلالة وإلحاد وجهالة).

وفي ''ارشاد الساري''، كتاب العلم، باب ما يستحب للعالم... إلخ، ج ١، ص ٣٧٨: (فالنبي أفضل من الولي، وهو أمر مقطوع به، والقائل بخلافه كافر؛ لأنّه معلوم من الشرع بالضرورة).

في ''المعتقد المنتقد''، ص ١٢٥: (إنّ نبيا واحداً أفضل عند اللّٰه من جميع الأولياء، ومن فضل ولياً على نبي يخشى عليه الكفر بل هو كافر).

ایک عقیدہ یہ ہے کہ ''قرآن مجید محفوظ نہیں، بلکہ اُس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المؤمنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ یا دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم نے نکال دیے۔''(1) مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ نے بھی اُسے ناقص ہی

---

(1) ...... في "أصول كافي": (عن هشام بن سالم عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنّ القرآن الذي جاء به جبرائيل عليه السلام إلى محمد صلى الله عليه وسلم سبعة عشر ألف آية).

یعنی: ہشام بن سالم بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جس قرآن کو جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر آئے وہ سترہ ہزار آیتوں پر (مشتمل) ہے۔

"أصول كافي"، للشيخ ابو جعفر محمد بن يعقوب كليني، ج ٢، ص ٦٣٤، مطبوعه دارالكتب الإسلاميه تهران إيران.

شیخ ابو جعفر کلینی کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اصل قرآن کی سترہ ہزار آیتیں تھیں حالانکہ امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں چھ ہزار چھ سو سولہ آیات ہیں جیسا کہ آپ ''الاتقان'' میں فرماتے ہیں: أخرج ابن الضريس من طريق عثمان بن عطاء عن أبيه عن ابن عباس قال: (جميع أي القرآن ستة آلاف آية وستمائة آية وست عشرة آية).

"الإتقان"، فصل في عدد الآي... إلخ، ج ١، ص ٩٥.

وفي "الاحتجاج": (قال علي عليه السلام: وأمّا ظهورك على تناكر قوله: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ وليس يشبه القسط في اليتامى نكاح النساء، ولا كلّ النساء أيتام، فهو مما قدمت ذكره من إسقاط المنافقين من القرآن وبين القول في اليتامى وبين نكاح النساء من الخطاب والقصص أكثر من ثلث القرآن، وهذا ما أشبه مما ظهرت حوادث المنافقين فيه لأهل النظر والتأمل، ووجد المعطلون وأهل الملل المخالفة للإسلام مساغا إلى القدح في القرآن، ولو شرحت لك كلما أسقط وحرف وبدل مما يجري هذا المجرى لطال، وظهرما تحظر التقية إظهاره من مناقب الأولياء ومثالب الأعداء).

"الاحتجاج"، للشيخ أبو منصور أحمد بن علي بن أبي طالب طبرسي من علماء القرن السادس، ج ١، ص ٢٥٤، مطبوعه مؤسسة الأعلمي بيروت.

وفي "مقدمة التفسير الصافي"، ص ١٣: (المستفاد من مجموع هذه الروايات والأخبار وغيرها من الروايات من طريق أهل البيت عليهم السلام أنّ القرآن الذي بين أظهرنا ليس بتمامه كما أنزل على محمد صلى الله عليه وسلم، بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله، ومنه ما هو مغير محرف، وأنّه قد حذف عنه أشياء كثيرة، منها: اسم علي في كثير من المواضع، ومنها: لفظة آل محمد غير مرة، ومنها: أسماء المنافقين في مواضعها، ومنها غير ذلك، وأنّه ليس أيضا على الترتيب المرضي عند الله وعند رسوله وبه قال علي بن إبراهيم). =

چھوڑا...؟! اور یہ عقیدہ بھی بالاِجماع کفر ہے، کہ قرآن مجید کا اِنکار ہے۔[1]

= وفي "ناسخ التواريخ"، ج٢، كتاب دوم، ص٤٩٣-٤٩٤: (مردم شیعی چنان دانند که در قرآن بعضے آیات را که دلالت بر نص خلافت علی مے داشته، واز فضائل أهل بیت می بوده ابوبکر وعمر ساقط ساختند وازیں روئے آن قرآن که علی فراهم آورده بود پنذیرفتند وآں قرآن حبز در نزد قائم آل محمد دیده نشود وهمچنان عثمان نیز از آنچه ابوبکر وعمر داشت نیز لختے بکاست).

یعنی: شیعہ لوگ اس طرح جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی بعض ایسی آیات جو خلافت علی رضی اللّٰہ عنہ پر نص صریح تھیں اور فضائل اہل بیت کے قبیل سے تھیں ابوبکر اور عمر نے ان کو ساقط کر دیا اور حذف کر دیا اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ کا لایا ہوا قرآن قبول نہ کیا اور وہ قرآن سوائے قائم آل محمد کے کسی کے پاس نہیں دیکھا جا سکتا اور اسی طرح عثمان نے بھی اس قرآن سے جو ابوبکر و عمر رکھتے تھے مزید کمی کر دی۔

1 ...... ﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ پ١٤، الحجر: ٩.

في "تفسير البيضاوي"، ج٣، ص٣٦٢، تحت الآية: بقوله: (﴿وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ أي: من التحريف والزيادة والنقص).

وفي "فواتح الرحموت" شرح "مسلم الثبوت"، مسألة كل مجتهد في المسألة الاجتهادية... إلخ، ج٢، ص٤٢٢: (اعلم أنّي رأيت في "مجمع البيان" تفسير بعض الشيعة أنه ذهب بعض أصحابهم إلى أنّ القرآن العياذ باللّٰه كان زائداً على هذا المكتوب المقروء، قد ذهب بتقصير من الصحابة الجامعين العياذ بالله، ولم يختر صاحب ذلك التفسير هذا القول، فمن قال بهذا القول فهو كافر لإنكاره الضروري، فافهم).

في "منح الروض الأزهر"، فصل من ذلك فيما يتعلق بالقرآن والصلاة، ص١٦٧: (من جحد القرآن، أي: كله أو سورة منه أو آية، قلت: وكذا كلمة أو قراءة متواترة، أو زعم أنّها ليست من كلام اللّٰه تعالى كفر).

وفي "الشفاء" بتعريف حقوق المصطفى، فصل في بيان ماهو من المقالات كفر، الجزء الثاني، ص٢٨٩: (ومن قال هذا كافر وكذلك من أنكر القرآن أو حرفاً منه أو غير شيئاً منه أو زاد فيه كفعل الباطنية والإسماعيلية).

وفي "المعتمد المستند"، الثالثة: الرافضة، ص٢٢٤ ـ ٢٢٥: (الرافضة الموجودون الآن في بلادنا، وصرحت مجتهدوهم وجهالهم ونسائهم ورجالهم بنقص القرآن، وأنّ الصحابة أسقطوا منه سورا وآيات، وصرحوا بتفضيل أمير المؤمنين سيدنا علي كرّم اللّٰه تعالى وجهه الكريم وسائر الأئمة الأطهار رضي اللّٰه تعالى عنهم على الأنبياء السابقين جميعاً صلوات اللّٰه تعالى وسلامه عليهم، وهذان كفران لا تجدنّ أحداً منهم خالياً عنهما في هذا الزمان، واللّٰه المستعان).

"الفتاوى الرضوية"، ج١٤، ص٢٥٩-٢٦٢.

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "اللہ عزوجل کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کرکے کہ مصلحت اس کے غیر میں ہے، پچھتاتا ہے۔"[1]

اور یہ بھی یقینی کفر ہے، کہ خدا کو جاہل بتاتا ہے۔[2]

ایک عقیدہ یہ ہے کہ "نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں۔"[3]

مجوس[4] نے دو ہی خالق مانے تھے: یَزدان خالقِ خیر، اَہرمَن خالقِ شر۔[5] اِن کے خالقوں کی گنتی ہی نہ رہی، اربوں، سنکھوں خالق ہیں۔

---

1 ...... وفي "المعتمد المستند"، ذكر سبع طوائف في الهند... إلخ، الثالثة: الرافضة... إلخ، ص٢٢٥: (وقد صرّح مجتهدهم بالبدء على الله تعالى عما يقول الظالمون علوا كبيرا، وأخذ ينزله عن الكفر **فوقع فيه**، ولات حين مناص حيث أوّله بأن الله تعالى يحكم بشيء ثم يعلم أنّ المصلحة في خلافه فيبدله، فقد اعترف بحصول الجهل لربه).

2 ...... "تحفه اثنا عشرية" (مترجم)، باب٥: مسائل إلٰهيات، عقيده نمبر١٧، ص٢٨٦ ـ ٢٨٧ ـ ٢٩٢.

3 ...... لم نعثر عليه.

4 ...... مجوسی کی جمع، آگ کی پوجا کرنے والے۔

5 ...... في "النبراس"، الكلام في خلق الأفعال، ص١٧٢: (الإشراك هو إثبات الشريك في الألوهية بمعنى وجوب الوجود كما للمجوس فإنّهم يعتقدون إلٰهين يزدان خالق الخير واهرمن خالق الشر). "الفتاوى الرضوية"، ج١٥، ص٥٣٧.

وانظر للتفصيل: **"تحفه جعفريه"**، و**"عقائد جعفريه"**، و**"فقه جعفريه"** للمحقق شيخ الحديث العلامة محمد علي نقشبندي عليه رحمة الله القوي، و**"تحفه حسينيه"** للعلامة محمد أشرف سيالوى دامت بركاتهم العالية.